تحقیق و تنقید پروفیسر طیب شاہین لودھی

(دوسری قسط)

مسلک اہلِ حدیث کے بارے میں چند مغالطوں کا ازالہ

امام ابنِ خزیمہؒ کے بارے میں علامہ ابنِ قیمؒ لکھتے ہیں:

"امام محمد بن اسحاق ابن خزیمہؒ، جو امام الائمہ کے لقب سے ملقب ہیں، فرماتے ہیں کہ "جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ثابت ہو جائے تو آپؐ کی حدیث کے ساتھ کسی کے قول کی کوئی اہمیت نہیں۔"

—— امام ابنِ خزیمہ مقلد نہ تھے وہ ایک مستقل امام تھے۔ بہت ... سے محدثین اپنے آپ کو ابنِ خزیمہؒ سے منسوب کرتے تھے۔ چنانچہ ... بیہقی نے "المدخل" میں ذکر کیا ہے کہ اصحاب الحدیث کے پانچ طبقات ... ہیں: مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ، راہویہ اور خزیمیہ، یعنی اصحابِ ابنِ خزیمہ"[19]

نیز امام نوویؒ نے شرح مسلم میں بہت سے مقامات پر ابنِ خزیمہؒ اور ابن المنذر وغیرہ کا مذہب بعض مسائل میں ذکر کیا ہے، جو امام شافعیؒ اور اصحاب شافعیؒ کے اختیار کردہ مسلک کے خلاف اور فقہاءِ حدیث کے موافق ہے۔ اس کے باوجود مقلدین حضرات امام ترمذیؒ کی طرح انہیں بھی امام شافعیؒ کا مقلد قرار دینے پر مُصر ہیں۔ ان مقلدین کی تصنیف کردہ "کتبِ طبقات" اٹھا کر دیکھئے، بہت سے محدثین ایسے ہیں جن کو ان تمام اصحابِ طبقات نے اپنے اپنے طبقات میں ذکر کیا ہے۔

امام مسلمؒ جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں:

---

[19] اعلام الموقعین لابن قیم الجوزیہؒ جلد ۴ صفحہ ۲۶۴

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی :

"أَأَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَوَضَّأْ قَالَ أَأَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ قَالَ، نَعَمْ !"[20]

"کیا میں بکری کا گوشت کھا کر وضو کروں ؟" آپؐ نے فرمایا "اگر چاہے تو وضو کر لے اور اگر نہ چاہے تو نہ کر" اس نے عرض کی "کیا میں اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کروں" ؟ آپؐ نے فرمایا "ہاں !"

اس حدیث کی شرح میں امام نوویؒ، اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو نہ ٹوٹنے کے بارے میں جمہور صحابہؓ وتابعینؒ، امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا مسلک بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں :

"وَذَهَبَ إِلَى انْتِقَاضِ الْوُضُوءِ بِهِ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ ابْنُ الْمُنْذِرِ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَاخْتَارَهُ الْحَافِظُ أَبُو بَكْرِ الْبَيْهَقِيُّ وَحَكَى عَنْ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ مُطْلَقًا"[21]

"اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹنے کی طرف احمد بن حنبل رحؒ، اسحاق بن راہویہؒ، یحیٰی بن یحیٰیؒ، ابوبکر ابن المنذرؒ، ابن خزیمہؒ گئے ہیں، حافظ ابوبکر بیہقیؒ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور انہوں نے تمام اہل حدیث کا علی الاطلاق یہی مسلک بیان کیا ہے۔"

آگے چل کر امام نوویؒ ان الفاظ میں اس مسلک کی تصویب کرتے ہیں :

"هٰذَا الْمَذْهَبُ أَقْوَى دَلِيلًا وَإِنْ كَانَ الْجُمْهُورُ عَلَى خِلَافِهِ"

"دلیل کے اعتبار سے یہ مذہب زیادہ قوی ہے اگرچہ جمہور اس کے خلاف ہیں۔"

ابوبکر ابن المنذرؒ کو بھی مقلدین حضرات امام شافعیؒ کا مقلد بتلاتے ہیں مگر بہت سے مسائل میں ابن المنذرؒ نے امام شافعیؒ سے اختلاف کیا ہے، جن کو نوویؒ

---

[20] شرح مسلم للنوویؒ جلد ۴ ص ۴۸ [21] شرح مسلم جلد ۴ ص ۴۹

نے شرح مسلم میں تسلیم کیا ہے اور ابن المنذرؒ کے مسلک کو ایک الگ رائے کے طور پر بیان کیا ہے ۔ایک مقام ملاحظہ ہو،

تیمم کی کیفیت میں امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور جمہور اہلِ علم دو ضربوں کے قائل ہیں ۔امام نوویؒ اس مسئلہ میں امام شافعیؒ سے ابن المنذرؒ کے اختلاف کو اس طرح بیان کرتے ہیں :

"وَذَهَبَتْ طَائِفَةٌ إِنَّ الْوَاجِبَ ضَرْبَةٌ وَاحِدَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ وَهُوَ مَذْهَبُ عَطَاءٍ وَمَكْحُولٍ وَالْأَوْزَاعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَابْنِ الْمُنْذِرِ وَعَامَّةِ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ ۔"[۲۳]

"اور اہلِ علم کا ایک گروہ اس طرف گیا ہے کہ چہرے اور ہتھیلیوں کے لیے ایک ہی ضرب کافی ہے ۔یہ عطاء بن ابی رباحؒ، مکحول شامیؒ، اوزاعیؒ، احمد بن حنبلؒ، اسحاق بن راہویہؒ، ابن المنذرؒ اور عام اصحاب الحدیث کا مذہب ہے ۔"

مندرجہ بالا اقتباس میں آپ نے ابن المنذرؒ کے امام شافعیؒ سے اختلاف کے ساتھ ساتھ یہ بھی ملاحظہ کیا کہ اہلِ علم میں ہمیشہ سے کچھ ایسے لوگ بھی رہے ہیں، جو ائمہ اربعہ کی تقلید کا التزام نہیں کرتے تھے ۔وہ صرف صحیح حدیث پر عمل کیا کرتے تھے، خواہ اہلِ علم اور ائمہ کی اکثریت مخالف ہی کیوں نہ ہو ۔فقہ کی اس منہاج کو شاہ ولی اللہؒ اور دیگر اہلِ علم نے اہلِ حدیث کی طرف منسوب کیا ہے اور جو اس وقت سے لے کر آج تک ہر زمانے میں اور ہر جگہ اسی راہ پر گامزن ہیں ۔ان محدثین کو مقلدین کی "نظرِ کرم" اگر حنفی، شافعی یا مالکی یا "چودھویں صدی کی پیداوار" بنادے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ۔ان حضرات نے تو علامہ ابن تیمیہؒ اور ابن قیمؒ جیسے لوگوں کو مقلد اور حنبلی شمار کیا ہے اور حنبلی لکھنے پر مصر ہیں ۔حالانکہ یہ وہ لوگ ہیں کہ تقلید کے خلاف انہوں نے ہزاروں صفحات لکھ ڈالے ہیں، ابن قیمؒ نے تو تقلید کی تردید کے ابواب کے اواخر میں یہاں تک لکھا ہے کہ :

۲۳؎ شرح مسلم جلد ۳ ص ۵۶

"تقلید اور قیاس وغیرہ کے حامیوں کے دلائل منقولہ و معقولہ کا جائزہ لیتے ہوئے جو کچھ ہم نے لکھا ہے، اس کتاب کے علاوہ پڑھنے والے کو کہیں اور کبھی نہیں ملے گا۔"[۲۳]

اب ہم اپنے عزیز دوست پروفیسر ابوالکلام خواجہ کی توجہ بعض معتبر کتابوں کے چند اقتباسات کی طرف مبذول کروائیں گے، جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمانے کے اصحاب علم نے ائمہ اربعہؒ کے متبعین کے علاوہ ایسے اہل علم کا ذکر بھی کیا ہے جنہوں نے بہت سے مسائل میں ائمہ اربعہ سے اختلاف کیا ہے۔ چنانچہ عقائد وفقہیات میں ظاہری نصوص سے التزام کی وجہ سے اصحاب علم نے ان کو "اہل حدیث" کے نام سے موسوم کیا ہے۔

حافظ ابو عمر یوسف بن عبداللہ ابن عبدالبر الاندلسیؒ (المتوفی ۴۶۳ھ) "التمہید" میں رقمطراز ہیں:

"وَقَالَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ وَسَائِرُ أَهْلِ الْحِجَازِ وَعَامَّةُ أَهْلِ الْحَدِيْثِ وَأَئِمَّتُهُمْ إِنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ"[۲۴]

"اہل مدینہ، تمام علمائے حجاز، عام اہل حدیث اور ان کے ائمہ کہتے ہیں کہ "ہر نشہ دینے والی چیز حرام ہے"

بلی کے جھوٹے پانی سے وضو کے جواز میں ابن عبدالبرؒ، امام ابو عبداللہ محمد بن نصر المروزیؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"قَالَ وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَأَهْلُ الْمَدِيْنَةِ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ فِيْمَنْ وَافَقَهُ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ وَالْمَغْرِبِ وَالْأَوْزَاعِيُّ فِيْ أَهْلِ الشَّامِ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فِيْمَنْ وَافَقَهُ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ: وَكَذٰلِكَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَصْحَابِهٖ وَأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَإِسْحَاقَ وَأَبِيْ ثَوْرٍ وَأَبِيْ عُبَيْدٍ

۲۳۔ اعلام الموقعین جلد ۴ صفحہ ۲۶۰

۲۴۔ کتاب التمہید لابن عبدالبر جلد ۱ صفحہ ۲۴۶

وَجَمَاعَةِ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ[۲۵]

"(بلی کے جھوٹے پانی سے وضو کے جواز) کی طرف جانے والوں میں امام مالکؒ، فقہائے اہلِ مدینہ، مصر سے امام لیثؒ، اہلِ مغرب سے بعض علماء اور ان کے موافقین، اہلِ شام سے امام اوزاعیؒ، اہلِ عراق سے امام ثوریؒ اور ان کے ہم رائے اہلِ علم شامل ہیں۔ اسی طرح امام شافعیؒ اور ان کے اصحاب، امام احمد بن حنبلؒ، اسحاق بن راہویہؒ، ابو ثورؒ، ابو عبیدؒ اور اصحاب الحدیث کی جماعت کا یہی قول ہے۔"

ایک مقام پر ابن عبدالبرؒ، مدعی کے گواہ کے ساتھ مدعی کے حلف کی بنیاد پر فیصلہ کے جواز میں، اہلِ علم کا مسلک بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وَبِهِ قَالَ مَالِكٌ وَأَصْحَابُهُ وَالشَّافِعِيُّ وَأَتْبَاعُهُ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ وَأَبُو عُبَيْدٍ وَأَبُو ثَوْرٍ وَدَاوُدُ بْنُ عَلِيٍّ وَجَمَاعَةُ أَهْلِ الْأَثَرِ"[۲۶]

"یہی قول ہے امام مالکؒ اور ان کے اصحاب کا، امام شافعیؒ اور ان کے متبعین کا، امام احمد بن حنبلؒ، امام اسحاقؒ، امام ابو عبیدؒ، امام ابو ثورؒ، امام داؤدؒ اور اہلِ اثر (اہلِ حدیث) کی جماعت کا۔"

خط کشیدہ الفاظ انتہائی واضح ہیں ——— اختصار کے پیشِ نظر کتاب التمہید کے یہ چند اقتباسات ہم نے پروفیسر صاحب کی خدمت میں پیش کئے ہیں، ورنہ پوری کتاب میں بلا مبالغہ سینکڑوں مقامات پر اہل الحدیث، اصحاب الحدیث یا اہل الاثر کے مسلک کو ائمہ اربعہ اور ان کے اصحاب کے مذہب سے الگ مذہب کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ ان کا مذہب کبھی جمہور کے مسلک سے ہم آہنگ اور کبھی مخالف ہوتا ہے۔ اسی طرح امام ابنِ حزم ظاہریؒ (المتوفی ۴۵۶ھ) نے بھی، جو خود بھی فقہ اثری کی منہاج پر گامزن ہیں، اہلِ حدیث کے مسلک کو ایک الگ اور مستقل مذہب کے طور پر پیش کیا ہے ان کی کتاب "المحلیٰ" سے ایک اقتباس پیشِ خدمت ہے۔

۲۵ھ کتاب التمہید جلد ۱ صـ ۳۲۴ ۲۶ھ کتاب التمہید جلد ۲ صـ ۱۵۴

پانی والے برتن میں کتّے کے منہ ڈالنے کے بارے میں علامہ ابن حزم اہل علم کا مسلک بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ هُوَ نَفْسُ قَوْلِنَا وَبِهٰذَا يَقُوْلُ ـــ يَعْنِيْ غُسْلَ الْإِنَاءِ مِنْ وُلُوْغِ الْكَلْبِ سَبْعًا إِحْدَاهُنَّ بِالتُّرَابِ ـــ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ وَأَبُوْ عُبَيْدٍ وَأَبُوْ ثَوْرٍ وَدَاؤُدُ وَجُمْلَةُ أَصْحَابِ الْحَدِيْثِ"[۲۷]

"امام اوزاعیؒ کا قول تو خود ہمارا مسلک ہے۔ برتن میں کتّے کے منہ ڈالنے پر برتن کو ایک بار مٹی سے مانجھنے اور سات بار دھونے کو احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، ابوعُبید، ابوثور، داؤد اور تمام اہلحدیث (رحمہم اللہ) نے اختیار کیا ہے۔"

یہیں ابن حزمؒ کا یہ اسلوب پوری کتاب میں بہت کثرت سے دکھائی دیتا ہے۔ اسی طرح علامہ ابوالولید محمد بن احمد ابن رُشد الحفید القرطبی (المتوفی ۵۹۵ھ) ائمہ اربعہ اور ان کے اصحاب اور دیگر فقہاء کے مذاہب کے ساتھ بہت سے مقامات پر اہل حدیث کا مسلک بیان کرتے ہیں۔ ایک اقتباس ملاحظہ ہو ـــ تیمم میں ہاتھ کے کون سے حصے پر مٹی سے مسح کرنا ضروری ہے؟ ابن رُشدؒ جمہور فقہائے امصار کا مسلک بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کہنیوں تک مسح کرنا ضروری ہے ـــ پھر فرماتے ہیں:

"اَلْقَوْلُ الثَّانِيْ: إِنَّ الْفَرْضَ هُوَ مَسْحُ الْكَفِّ فَقَطْ وَبِهٖ قَالَ أَهْلُ الظَّاهِرِ وَأَهْلُ الْحَدِيْثِ"[۲۸]

"دوسرا قول یہ ہے کہ صرف ہتھیلی تک مسح کرنا فرض ہے۔ یہ اہلِ ظاہر اور اہلِ حدیث کا قول ہے۔"

آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ اہلِ حدیث کا مسلک، ائمہ اربعہؒ اور ان کے اصحاب کے مسلک سے، الگ اور مستقل مذہب ہے۔ اور اس مسلک کے حاملین ائمہ اربعہ

۲۷ھ کتاب المحلیٰ جلد ۱ ص ۱۱۲ ۲۸ھ بدایۃ المجتہد جزو ۱ ص ۵۰

یا کسی اور کے مقلد نہ تھے۔ ابو محمد عبداللہ بن احمد بن محمد بن قدامہ (المتوفی ۶۲۰ھ) اپنی معرکۃ الآراء کتاب "المغنی" میں عموماً صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر اپنے زمانے تک تمام فقہاء کی آراء کا ذکر کرتے ہیں۔ امام عزالدین ابن عبدالسلام (المتوفی ۶۶۰ھ) نے ابن حزم کی کتاب "المحلیٰ" اور ابن قدامہ کی کتاب "المغنی" کی بہت تعریف کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ دونوں کتابیں فقہائے اسلام کی آراء کا دائرۃ المعارف ہیں۔ کوئی محقق ان دونوں کتابوں سے مستغنی نہیں رہ سکتا۔ ابن قدامہ بھی فقہاء کی آراء بیان کرتے وقت فقہائے اہلِ حدیث کا مسلک ایک الگ اور مستقل مذہب کے طور پر بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضوء ٹوٹنے کے بارے میں فقہاء کی آراء کا ذکر کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں:

"وَجُمْلَةُ ذٰلِكَ أَنَّ أَكْلَ لَحْمِ الْإِبِلِ يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ نِيْئًا وَمَطْبُوْخًا عَالِمًا كَانَ أَوْ جَاهِلًا وَبِهٰذَا قَالَ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَإِسْحَاقُ وَأَبُوْ خَيْثَمَةَ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَابْنُ الْمُنْذِرِ وَهُوَ أَحَدُ قَوْلَيِ الشَّافِعِيِّ قَالَ الْخَطَّابِيُّ ذَهَبَ إِلٰى هٰذَا عَامَّةُ أَصْحَابِ الْحَدِيْثِ وَقَالَ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَصْحَابُ الرَّأْيِ لَا يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ بِحَالٍ"۔[۲۹]

"اور یہ کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے ہر حالت میں وضوء ٹوٹ جاتا ہے، گوشت خواہ کچا ہو یا پکا، (کھانے والا اس مسئلہ کو) جانتا ہو یا نہ جانتا ہو، یہ قول حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ، محمد بن اسحاق، ابن خزیمہ، اسحاق بن راہویہ، ابو خیثمہ، یحییٰ بن یحییٰ اور ابن المنذر کا ہے۔ امام شافعی کے بھی دو قول میں سے ایک قول یہی ہے۔ علامہ خطابی فرماتے ہیں کہ عام اہلِ حدیث اسی طرف گئے ہیں۔ جبکہ امام ثوری، امام مالک، امام شافعی اور اصحاب رائے (امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب) کہتے ہیں کہ (اونٹ کا گوشت) کسی حالت میں بھی (کھانے سے) ناقض وضو نہیں ہے۔"

۲۹۔ المغنی لابن قدامہ، جلد ۱ صفحہ ۱۷۶